سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔

ربوہ ۱۲ اپریل بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں:

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ جماعت میں ایسے بھی ہیں جو سچے دل سے ایمان لائے

وہ اس راہ کے لئے ہر ایک دُکھ اُٹھانے کے لئے تیار ہیں

"شہید مرحوم (حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ) نے مر کر میری جماعت کو ایک نمونہ دیا ہے اور درحقیقت میری جماعت ایک بڑے نمونہ کی محتاج تھی۔ اب تک ان میں ایسے بھی پائے جاتے ہیں کہ جو شخص ان میں سے ادنےٰ خدمت بجالاتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ اس نے بڑا کام کیا ہے اور قریب ہے کہ وہ میرے پر احسان رکھے حالانکہ خدا کا اس پر احسان ہے کہ اس خدمت کے لئے اس نے اس کو توفیق دی۔ بعض ایسے ہیں کہ پورے زور اور پورے صدق سے اس طرف نہیں آئے اور جس قوتِ ایمان اور انتہا درجہ کے صدق و صفا کا وہ دعوےٰ کرتے ہیں آخر تک اس پر قائم نہیں رہ سکتے اور دنیا کی محبت کے لئے دین کو کھو دیتے ہیں اور کسی ادنیٰ امتحان کی بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ خدا کے سلسلہ میں بھی داخل ہو کر ان کی دنیا داری کم نہیں ہوتی۔ لیکن خدا تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ایسے بھی ہیں کہ وہ سچے دل سے ایمان لائے اور سچے دل سے اس طرف کو اختیار کیا اور اس راہ کے لئے ہر ایک دُکھ اٹھانے کے لئے تیار ہیں لیکن جس نمونہ کو اس جوانمرد نے ظاہر کر دیا۔ اب تک وہ قوتیں اس جماعت کی مخفی ہیں۔ خدا سب کو وہ ایمان سکھا دے اور وہ استقامت بخشے جس کا اس شہید مرحوم نے نمونہ پیش کیا ہے۔ یہ دنیوی زندگی جو شیطانی حملوں کے ساتھ ملی ہوئی ہے کامل انسان بننے سے روکتی ہے اور اس سلسلہ میں بہت داخل ہوں گے مگر افسوس کہ تھوڑے ہیں کہ یہ نمونہ دکھائیں گے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۵۴)

اخبار احمدیہ

○ ناظم انصار اللہ ضلع جھنگ کے انتخاب کے سلسلہ میں جو اجلاس مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۶۵ء کو جھنگ صدر میں ہونا تھا وہ اب اسی تاریخ یعنی ۱۶ اپریل ۱۹۶۵ء کو چنڈ بھروانہ میں ہو گا۔ اسی روز وہاں ضلع جھنگ کی مجالس انصار اللہ کا ایک تربیتی اجتماع بھی منعقد ہو رہا ہے۔ جو صبح ۹ بجے سے ۴ بجے شام تک جاری رہے گا۔ ضلع جھنگ کے انصار اللہ اس میں کثرت سے شامل ہوں

(امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ)

○ ربوہ ۱۲ اپریل (۹ بجے صبح) کل سے یہاں پھر مطلع ابر آلود ہے رگزشتہ رات دو بجے ہلکی بارش ہوئی اور آج صبح ۹ بجے بھی خاصی تیز بارش ہوئی۔ گہرا ابر چھایا ہوا ہے اور مزید بارش کا امکان ہے۔

○ ربوہ ۱۲ اپریل۔ عیدالاضحیہ کی تقریب سعید کے موقعہ پر مورخہ ۱۳-۱۴ اپریل ۱۹۶۵ء کو دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے مورخہ ۱۴ اور ۱۵ اپریل کے پرچے شائع نہیں ہوں گے۔ قارئین کرام و ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

○ نصرت عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کے سالانہ امتحان کے نتیجہ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ نرسری اور باقی کلاسز میں داخلہ (پہلی سے آٹھویں تک) ۱۷ اپریل ۱۹۶۵ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء تک جاری رہے گا۔ سکول ہذا میں تعلیم دلانے کے خواہشمند احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے بچوں کو داخل کرا کے ادارہ کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ پڑھائی تسلی بخش ہے اور سکول ہر جہت سے بفضلہ تعالیٰ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ (ہیڈ مسٹرس)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳-اپریل ۶۵ء

عید الاضحیہ —— عہد کا دن

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ابو الانبیاء کا خطاب دیا گیا ہے اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ آپ کی نسل سے بہت سے انبیاء علیہم السلام پیدا ہوئے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ آپ نے "قربانی" کا معیار دنیا کے سامنے پیش کیا۔ آپ سے پہلے بھی انبیاء علیہم السلام دنیا میں آتے رہے ہیں اور وہ قربانیاں بھی کرتے رہے ہیں لیکن قربانی کا بلند ترین معیار آپ ہی نے قائم کیا ہے۔ چنانچہ رؤیا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے اپنے پلوٹھے بیٹے کی قربانی جو طلب کی تو آپ نے رضاء الٰہی کو مقدم کرتے ہوئے سب پدرانہ شفقت کو بھلا دیا اور بیٹے کو لے کر ایک ویرانہ میں نکل آئے اور رضاء الٰہی کو پورا کرنے کے لئے سیدنا حضرت اسمٰعیل کو ذبح کرنے کے ڈھنگ پر لٹا کر چھری آپ کی گردن پر رکھ دی۔

جب اللہ تعالیٰ نے فرمانبرداری کا یہ عظیم الشان جذبہ آپ میں دیکھا تو پکار کر کہا کہ ہم نے تم کو آزمائش میں پورا پایا ہے۔ اس لئے اب بجائے بیٹے کے مینڈھے کی قربانی دے دو۔ چنانچہ آپ نے یہ الٰہی اشارہ پا کر بیٹے کی قربانی کی بجائے مینڈھے کی قربانی دے دی۔ اس طرح مینڈھے یا دنبے کی قربانی بیٹے کی قربانی کا گویا نشان بن گئی۔ یہی وجہ ہے کہ اس دن کو جب آپ نے بیٹے کی قربانی دینا چاہی آج کے دن تک تسلیم و رضا کا طریق اختیار کرنے والوں کے لئے مینڈھے یا بکرے کی قربانی اس عظیم الشان جذبۂ قربانی کا ایک نشان بنی چلی آتی ہے اور ملتِ ابراہیمی کا خاصہ بن گئی ہے۔

اس روز کو مسلمان عید الاضحیہ مناتے ہیں۔ یعنی سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یادگار میں قربانیاں دیتے ہیں۔ اس طرح قربانی کوئی معمولی رسم نہیں ہے جس کے کوئی معنی نہ ہوں یہ محض زیادہ گوشت کھانے کا بھی دن نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک عہد کا دن ہے۔ ایک حقیقی مسلمان جب قربانی دیتا ہے تو گویا وہ عملاً عہد کرتا ہے کہ جس طرح ابو الانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے نورِ نظر کو قربان کرنے کا اقدام کیا تھا اسی طرح میں بھی عہد کرتا ہوں کہ اگر مجھ کو اپنی اولاد تک بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کی ضرورت ہوئی تو میں بھی اسی طرح کی تسلیم و رضا کی مثال پیش کروں گا جس طرح سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پیش کی۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بیٹے کی قربانی کا مطالبہ کیوں کیا۔ اس آزمائش کی آخر کیا ضرورت تھی۔ کیا یہ محض ایک عارضی چیز تھی کہ اللہ تعالیٰ نے صرف یہ دیکھنا تھا کہ اس کے بندے میں اس کے لئے کہاں تک جذبۂ محبت و ایثار ہے اور بس۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کوئی کام بے فائدہ نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے جو بیٹے کی قربانی کا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اشارۃً مطالبہ کیا تھا تو اس سے واقعی آپ کی آزمائش مطلوب تھی نہ صرف عارضی جذبہ کے اظہار کی آزمائش بلکہ یہ آزمائش کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے پیارے بیٹے کی گردن پر چھری پھیر سکتا ہے وہ اپنے بیٹے کو دنیا کے عیش و عشرت سے الگ رکھ کر صرف اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے وقف بھی کر سکتا ہے۔ یہ تمام آزمائش صرف اس لئے کی گئی تھی کہ اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیارے بیٹے سے ایک عظیم الشان کام لینا چاہتا تھا۔ یہ کام ایسا تھا کہ جس کو صرف وہی شخص سرانجام دے سکتا ہے جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا دین اولاد سے زیادہ پیارا ہو۔ اور جس کا بیٹا ایسا ہو کہ اپنے باپ کے حکم پر سر تسلیم خم کر سکتا ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ سے مطالبہ کیا کہ اپنے بیٹے کی گردن پر چھری پھیر دو اور جب اس نے پوری فرمانبرداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اشارہ کو جامۂ عمل پہنانا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو راضی برضا پا کر اس سے وہ کام لیا جو ایک معمولی انسان سرانجام نہیں دے سکتا۔ یعنی آپ نے اپنے پیارے بیٹے کو اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے ہمیشہ کے لئے وقف کر دیا۔ اور وہ بیٹا بھی ایسا فرمانبردار نکلا کہ جس طرح اس کے باپ کی مثال نایاب ہے اسی طرح اس کی مثال بھی نایاب ہے۔ تاہم یہ ایک انفرادی کام تھا۔ ایک شفیق باپ اور ایک فرمانبردار بیٹے کا جذبۂ ایثار تھا۔ مگر یہ ایک بیج تھا جو عرب کی زمین میں بویا گیا تھا۔

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے پیارے بیٹے اور اس کی والدہ کو "وادیٔ غیر ذی زرع" میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے چھوڑ آئے۔ اور وہ رؤیا جو آپ نے بیٹے کو ذبح کرنے کا دیکھا تھا حقیقی طور پر اس طرح پورا ہوا۔ اسی کو اللہ تعالیٰ نے ذبح عظیم فرمایا ہے۔ یہی دراصل وہ چھری تھی جو آپ نے اپنے بیٹے کے حلق پر چلائی تھی۔ بظاہر یہ ایسا ہی بے دردانہ فعل تھا جیسا کہ اپنے ہاتھ سے اپنے بیٹے کی گردن پر چھری پھیرنا۔ مگر دراصل یہ خدا پرستی کا بیج تھا جو آپ نے بویا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے دین کی بنیاد اسی سے قائم ہوئی۔ یہ وہ بیج ہے جس سے اس "وادیٔ غیر ذی زرع" میں اسلام کا پودا پھوٹا۔ جو اُگا۔ بڑھا اور تمام دنیا پر چھا گیا اس کی شاخیں ہر طرف پھیل گئیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عید الاضحیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"درحقیقت اس دن میں بڑا امر یہ تھا کہ حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے لہلہاتے کھیت دکھائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا۔ اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جاوے اور خدا کے حکم کے سامنے اس کی اپنی جان اپنی اولاد اپنے اقرباء و اعزا کا خون بھی خفیف نظر آئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو ہر ایک پاک ہدایت کا کامل نمونہ تھے کیسی قربانی ہوئی۔ خونوں سے جنگل بھر گئے، گویا خون کی ندیاں بہہ نکلیں۔ باپوں نے اپنے بچوں کو۔ بیٹوں نے اپنے باپوں کو قتل کیا اور وہ خوش ہوتے تھے کہ اسلام اور خدا کی راہ میں قیمہ قیمہ اور ٹکڑے بھی کئے جاویں تو انکی راحت ہے مگر آج غور کر کے دیکھو کہ بجز ہنسی اور خوشی اور لہو و لعب کے روحانیت کا کونسا حصہ باقی ہے۔" (ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم ص $\frac{۳۲}{۳۳}$)

پھر آپ نے اسی جگہ فرمایا ہے:-

"یہ عید الضحیٰ پہلی عید سے بڑھ کر ہے اور عام لوگ بھی اس کو بڑی عید تو کہتے ہیں مگر سوچ کر بتلاؤ کہ عید کی وجہ سے کس قدر ہیں جو اپنے تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور روحانیت سے حصہ لیتے ہیں اور اس روشنی اور نور کو لینے کی کوشش کرتے ہیں جو اس ضحیٰ میں رکھا گیا ہے۔ عید رمضان اصل میں ایک مجاہدہ ہے اور ذاتی مجاہدہ ہے اور اس کا نام بذل الروح ہے۔ مگر یہ عید جس کو بڑی عید کہتے ہیں ایک عظیم الشان حقیقت اپنے اندر رکھتی ہے اور جس پر افسوس کہ توجہ نہیں کی گئی۔ خدا تعالیٰ نے جس کے رحم کا ظہور کئی طرح پر ہوتا ہے، امتِ محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک یہ بڑا بھاری رحم کیا ہے کہ اور امتوں میں جس قدر باتیں پوست اور قشر کے رنگ میں تھیں ان کی حقیقت اس امتِ مرحومہ نے دکھلائی ہے۔" (ایضاً ص ۳۳)

پھر آپ فرماتے ہیں:-

"آج عید الضحیٰ کا دن ہے اور یہ عید ایک ایسے مہینے میں آتی ہے جس پر اسلامی مہینوں کا خاتمہ ہوتا ہے یعنی بعد محرم سے نیا سال شروع ہوتا ہے۔ یہ ایک سِر کی بات ہے کہ ایسے مہینہ میں عید کی گئی ہے جس پر اسلامی مہینہ کا یا زمانہ کا خاتمہ ہے اور یہ اس طرف اشارہ ہے کہ اس کو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آنے والے مسیح سے بہت مناسبت ہے۔ وہ مناسبت کیا ہے؟ ایک یہ کہ ہمارے نبی کریم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم آخر زمانہ کے نبی تھے اور آپ کا وجود باجود اور وقت بعینہٖ گویا عید الضحیٰ کا وقت تھا۔ چنانچہ یہ امر مسلمانوں کا بچہ بچہ بھی جانتا ہے کہ آپؐ نبی آخر الزمان تھے اور یہ مہینہ بھی آخر الشہور ہے، اس لئے اس مہینہ کو آپ کی زندگی اور زمانہ سے مناسبت ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ص $\frac{۳۱}{۳۲}$)

اس طرح آج اسلام کا یہ پودا ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ آج یہ احمدیت کی وراثت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہمارے سپرد اس لئے کیا ہے کہ ہم اپنے خون سے اس کی آبیاری کریں تاکہ تمام دنیا اس پودے کے سائے میں آجائے +

رؤیا صالحہ کی اہمیت

مکرم مولوی محمد صادق صاحب چغتائی سابق مبلغ سماٹرا حال انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ

۱۰ مارچ کے پہلے عشرہ میں برادر عزیز مولوی عزیز الرحمن صاحب فاضل کا ایک مضمون قاضی کوکب صاحب کے اوہام باطلہ کے جواب میں الفضل میں شائع ہوا ہے۔ اس کی تیسری قسط میں عزیزم موصوف نے رؤیا صالحہ کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں بعض اور ضروری باتیں عرض کر دوں۔

عربی لغت اور رؤیا

عربی زبان میں جب رویۃ کا لفظ بولا جائے تو اس کے معنے ہوتے ہیں "آنکھ سے دیکھنا"۔ اور جب رؤیا کا لفظ بولا جائے تو اس کے معنی ہوتے ہیں "نیند میں کوئی نظارہ دیکھنا"۔ حضرت ابن عربی رح فرماتے ہیں:۔

فکل شیء یبصرہ فی الیقظۃ یسمّٰی رویۃ و کلّ ما یبصرہ فی النوم یسمّٰی رؤیاً۔

(الفتوحات المکیہ جزء ۲ باب ۱۸۸)

یعنی ہر شے جو انسان جاگتے میں دیکھتا ہے رویت کہلاتی ہے اور ہر ایک چیز جو وہ سوتے میں دیکھتا ہے اسے رؤیا کہا جاتا ہے چنانچہ لفظ رؤیا قرآن مجید میں سات دفعہ استعمال ہوا ہے۔ اور انہی معنوں میں ہوا ہے دیکھئے سورۃ یوسف آیت ۵، آیت ۴۳، آیت ۱۰۰ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۶۰ اور سورۃ صافات آیت ۱۰۵۔

علم دین اور رؤیا

علم دین میں ہمیشہ رؤیا کو بڑی اہمیت حاصل رہی ہے چنانچہ علامہ شیخ عبد الغنی النابلسی اپنی کتاب تعطیر الانام کی جزو اول صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں:۔

وھو العلم الاول منذ ابتداء العالم لم یزل علیہ الانبیاء والرسل صلی اللہ علیہم وسلم یاخذون بہ ویعملون علیہ حتی کان اکثر علمھم بالرؤیا وحی من اللہ عزوجل الیھم فی المنام وما کان قبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم من علوم الاوائل اشرف من علم الرؤیا۔

یعنی علم رؤیا ابتداء عالم سے ہی جاری و ساری ہے۔ انبیائے کرام اور خدا کے پاک رسول اس کو قبول کرتے رہے۔ اور اس کے مطابق عمل کرتے رہے۔ حتیٰ کہ گویا ان کی خواب میں بتائی گئی پیشگوئیاں خدا تعالیٰ کی وحی ہوتی تھی۔ جو خواب میں ان پر نازل ہوتی تھی اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل گزشتہ لوگوں کے علوم میں سے علم الرؤیا سے زیادہ قابل قدر اور کوئی علم نہ تھا۔

اس حوالہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ علم دین میں رؤیا کو کتنی اہم حیثیت حاصل تھی۔

اسلام اور رؤیا

صرف پہلے ادیان میں ہی نہیں رؤیا کی یہ اہمیت اسلام میں بھی مسلم ہے۔ چنانچہ ابن القیم الجوزیہ اپنی معرکۃ الآراء کتاب اعلام الموقعین جزء اول صفحہ ۲۲۸ مطبوعہ مصر میں رؤیا کے متعلق فرماتے ہیں:۔ "نوع من انواع الوحی" کہ وہ وحی کی اقسام میں سے ایک قسم ہے۔

پھر وہ اپنی کتاب "حادی الارواح" کے باب ۷۰ میں فرماتے ہیں:۔

وقد کانت الرؤیا من الانبیاء وحیا فایّ جاھل اجھل ممّن یطعن فی الرؤیا ویزعم انھا لیست بشیء ۔۔۔۔ وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رؤیا المؤمن کلام یکلم بہ الرب عبدہ۔"

کہ انبیاء کی رؤیا وحی ہوتی ہے۔ پس اس شخص سے بڑھ کر کون جاہل ہے۔ جو رؤیا کے متعلق اعتراض کرتا ہے۔ اور خیال کرتا ہے کہ رؤیا کوئی چیز ہی نہیں ہے۔ حالانکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ مومن کی رؤیا ایک کلام ہے۔ جس کے ذریعہ رب کریم اپنے بندے سے باتیں کرتا ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور رؤیا

حدیث بخاری شریف کے شروع میں ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر وحی نازل ہونے کی پہلی کیفیت یوں بیان ہوئی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

اول ما بدیٔ بہ رسول اللہ من الوحی الرؤیا الصالحۃ فی النوم فکان لا یریٰ رؤیا الّا جاءت مثل فلق الصبح (بخاری تعطیر الانام جزء اول صفحہ ۲)

یعنی رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کو سب سے پہلی وحی جو ہوئی وہ خواب میں رؤیا صالحہ ہی تھی۔ آپ کوئی رؤیا (خواب) نہ دیکھتے۔ مگر وہ اس طرح پوری ہوتی گویا صبح پھٹ گئی۔

اس حدیث میں علامہ سندی جو حاشیہ تحریر فرماتے ہیں وہ بھی بڑا لطیف ہے فرماتے ہیں:۔

الرؤیا الصالحۃ مطلقاً من اقسام الوحی کیف وقد سمّاھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزءاً من اجزاء النبوۃ

کہ مطلقاً رؤیا صالحہ وحی کی ایک قسم ہے۔ کیونکہ نہ ہو کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خود اسے اجزاء نبوت ہی کا ایک جزو قرار دیا ہے۔

نبوت کا چھیالیسواں حصہ

ایک دوسری حدیث میں جو صحیح ہے درج ہے کہ رؤیا صالحہ نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے سوال ہوتا ہے کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ کیوں رؤیا صالحہ کو چھیالیسواں حصہ قرار دیا گیا ہے۔ بظاہر تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رؤیا صالحہ کو کوئی خاص اہمیت حاصل نہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جن لوگوں نے اس حدیث کے صحیح مطلب کو نہیں سمجھا۔ وہ بے شک رؤیا صالحہ کی کوئی قدر نہیں کرتے۔ لیکن جنہوں نے اس کو سمجھا ہے ان کی نظر میں رؤیا صالحہ کی اور زیادہ قدر بڑھ گئی ہے۔ چنانچہ الشیخ عبد الوہاب الشعرانی اپنی کتاب الیواقیت والجواہر کی جزو دوم فصل ۳۲ صفحہ ۲۳ پر فرماتے ہیں:۔

(فان قلت) فما الحکمۃ فی کون الرؤیا الصادقۃ جزءاً من النبوۃ وما حکمۃ ھذا العدد (فالجواب) انما خصت بھذا العدد لان نبوتہ صلی اللہ علیہ وسلم کانت ثلاثا وعشرین سنۃ وکانت رؤیاہ الصادقۃ ستۃ اشھر ونسبۃ الستۃ اشھر الی الثلاث وعشرین سنۃ جزء من ستۃ واربعین جزءاً فلا یلزم ان تکون ھذہ الاجزاء لنبوۃ کل نبی

یعنی اگر تم پوچھو کہ رؤیائے صادقہ کو نبوت کا چھیالیسواں حصہ کیوں قرار دیا گیا ہے۔ اور اس عدد کی کیا خصوصیت ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا کل زمانہ تئیس سال ہے اور اس میں سے پہلے چھ ماہ میں وحی بصورت رؤیا ہی ہوتی رہی جو تئیس سال کا ۴۶ واں حصہ ہے پس اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہر نبی کی نبوت کے اجزاء اتنے ہی ہیں۔

کیا عمدہ جواب ہے جس نے "چھیالیسواں حصہ ہونے" کی واضح تشریح کر دی ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ اگر کوئی شخص اس واضح اور غیر مبہم مطلب کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہو تو اس کا فرض ہے کہ وہ خود اس کا کوئی دوسرا مطلب بیان کرے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق

اگر رؤیا صالحہ کی اسلام میں کوئی قدر نہ ہوتی اور اسے خاص اہمیت حاصل نہ ہوتی۔ تو یقیناً رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم بھی اس کی طرف کوئی توجہ نہ فرماتے۔ لیکن احادیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اکثر صبح کے وقت صحابہؓ سے دریافت فرماتے کہ کیا تم نے کوئی خواب دیکھا ہے۔ چنانچہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما یکثر ان یقول لاصحابہ ھل رای احد منکم من رؤیا؟ قال فیقص علیہ من شاء اللہ ان یقص۔

(حدیث البخاری جزء چہارم فصل تعبیر الرؤیا بعد صلوٰۃ الصبح)

کہ اکثر دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (بعد نماز صبح) اپنے صحابہ سے دریافت فرماتے کہ کیا تم میں سے کسی نے کوئی رؤیا دیکھی ہے۔ پس جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی مشیت ہوتی اور اس نے کوئی رؤیا دیکھی ہوتی تو وہ بیان کر دیتا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسا کیوں کرتے تھے اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضرت ابن عربیؒ فرماتے ہیں۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصبح فی اصحابہ سألھم ھل رای احد منکم رؤیا لانھا نبوۃ فکان یحب ان یشھدھا فی امتہ والناس الیوم فی غایۃ من الجھل بھذہ المرتبۃ التی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتنی بھا ویسأل کل یوم عنھا۔

(الفتوحات المکیہ جزء ۲ باب ۱۸۸ صفحہ ۳۲۳)

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم روزانہ صبح کے وقت اپنے صحابہؓ سے دریافت فرماتے

کہ کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھی ہے؟ کیونکہ رؤیا صادقہ نبوت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرماتے کہ نبوت کو اپنی امت میں مشاہدہ فرمائیں لیکن اس زمانہ کے لوگ اس مرتبہ سے بالکل ناواقف ہیں جس کا حضور اس قدر خاص خیال فرماتے اور اس کے متعلق روزانہ پوچھتے۔"

قرآن مجید اور رؤیا صالحہ

خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:-

وما کان لبشر ان یکلمہ اللّٰہ
الّا وحیًا او من وّراءِ حجاب
او یرسل رسولًا فیوحی
باذنہ ما یشاء انّہٗ علیٌّ
حکیم۔"

(سورۃ الشوریٰ آیہ ۵۲)

یعنی نہیں ہے کسی انسان کے لئے کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام کرے سوا تین طریق کے۔ اوّل بذریعہ وحی دوم حجاب کے پیچھے سے۔ سوم بذریعہ کسی پیغامبر (فرشتے) کے۔

مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ ان تین طریق میں سے کسی ایک طریق کے ذریعہ انسان سے کلام کرتا ہے۔ ان میں سے پہلا طریق وحی ہے۔ اس وحی کی تفسیر میں لکھا ہے:-

"فی المنام او بالالھام"

(تفسیر جلالین) نیز
(جامع البیان و تفسیر خازن)

"یعنی سوتے وقت یا الہام کی صورت میں" معلوم ہوا کہ قرآن مجید میں اس کلام کو بھی جو انسان سے سوتے وقت ہوتا ہے۔ وحی قرار دیا گیا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ مکرمہ کے متعلق قرآن مجید میں ہے:-

"واوحینا الی امّ موسیٰ"

(سورۃ القصص آیۃ ۷)

کہ ہم (اللہ) نے امّ موسیٰ کی طرف وحی کی" تفسیر جلالین میں لکھا ہے:-

"وحی الھام او منام"

یعنے ہم نے اسے الہام کیا یا سوتے وقت خواب میں بتایا" گویا اس آیۃ میں بھی رؤیا کو وحی قرار دیا گیا ہے۔

حضرت امام راغب جنہوں نے قرآن مجید کے مفردات کے متعلق ایک اہم کتاب لکھی ہے وہ تحریر فرماتے ہیں:-

"ویقال للکلمۃ الّتی
تلقٰی الی انبیاءہٖ واولیاءہٖ
وحیٌ"

(مفردات القرآن لفظ وحی)

یعنی وہ کلام جو خدا تعالیٰ کے انبیاء یا اولیاء کی طرف نازل کیا جاتا ہے۔ وحی کہلاتا ہے۔

پس ثابت ہوا کہ قرآن مجید کے مطابق (۱) وحی صرف انبیاء پر ہی نازل نہیں ہوتی بلکہ اولیاء پر بھی نازل ہوتی ہے اور (۲) کہ الہام اور خواب (رؤیا) خود وحی ہیں۔

وحی اور امّتِ محمدیہ

مندرجہ بالا آیات قرآنیہ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ وحی الٰہی امتِ محمدیہ میں جاری ہے اور جسے چاہے اللہ تعالیٰ اپنی وحی سے نوازتا رہتا ہے۔ ہاں اس وحی میں کوئی ایسا امر نہیں ہوتا جو قرآن مجید کے کسی حکم کے خلاف ہو۔ کیونکہ قرآن میں بیان کردہ شریعت مکمل ہے۔ اور محفوظ رہے گی۔ اس لئے نئی شریعت کی ضرورت ہی باقی نہیں ہے۔

حضرت ابن عربیؒ فرماتے ہیں:-

"وھذا کلّہٗ موجودٌ فی
رجال اللّٰہ من الاولیاء
والّذی اختصّ بہ النّبیّ
من ھذا دون الولیّ
الوحی بالتشریع فلا
یشرّع الّا النبیٌّ ولا یشرّع
الّا رسولٌ خاصّۃً"

(الفتوحات المکیہ جزء ۲ باب ۱۸۸)

کہ سورۃ الشوریٰ کی آیۃ میں وحی کی جن تین اقسام کا ذکر ہے وہ مردانِ خدا اولیاء میں پائی جاتی ہیں۔ ہاں ان میں سے ولیؒ کے علاوہ نبی کے لئے جو وحی مخصوص ہے وہ وہ وحی ہے جس میں کوئی نئی شریعت (قانون) ہو۔ کیونکہ نئی شریعت صرف نبی اور رسول پر ہی نازل ہو سکتی ہے۔"

حضرت شیخ عبد الوہاب الشعرانیؒ فرماتے ہیں:-

"ھذا الرّزق لنا و
لسائر الانبیاء"
(الیواقیت والجواہر جزء ۲ صـ۲۷)

کہ وحی خدا ہمارا اور تمام انبیاء کا رزق ہے۔"

معتزلہ کے علاوہ تمام محققین علماء اس بات کے قائل ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لاویں گے تو ان پر وحی نازل ہو گی۔ چنانچہ جب امام ابن حجر ہیثمی سے پوچھا گیا کہ کیا آئندہ زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوگی؟ تو انہوں نے جواب دیا:-

"نعم یوحٰی الیہ وحیٌ
حقیقیٌّ کما فی حدیث مسلم
وغیرہٖ"

(الفتاوی الحدیثیہ صـ۱۵۵ مطبوعہ مصر)

کہ ہاں آپؑ پر حقیقی وحی نازل ہو گی جیسا کہ مسلم وغیرہ میں روایت کردہ حدیث سے ثابت ہے۔"

امام عبد الوہاب شعرانیؒ اس کے متعلق فرماتے ہیں:-

"انّہٗ یوحٰی الی السیّد
عیسیٰ علیہ السلام
بشریعۃ محمد صلی اللّٰہ
علیہ وسلم علیٰ لسان
جبریل"

(کتاب المیزان جزء اوّل صـ۴۶
مطبوعہ مصر)

کہ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف جو وحی ہو گی وہ شریعتِ محمدیہ کے مطابق ہو گی اور جبریل کے ذریعہ ہو گی۔"

عالم لوگ اور رؤیا

بعض لوگ کہتے ہیں کہ رؤیا تو فاسق اور فاجر کو بھی حاصل ہوتی ہے۔ لیکن وحی صرف خدا تعالیٰ کے انبیاء اور اولیاء پر نازل ہوتی ہے۔ معلوم ہوا کہ رؤیا کو وحی قرار دینا غلط ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں مومنوں اور اولیاء اللہ کی رؤیائے صادقہ کی بحث ہے نہ کہ فاسق اور فاجر لوگوں کی رؤیا کی۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

"اصدقکم رؤیا
اصدقکم حدیثًا"

(الفتوحات المکیۃ جزء ۲ باب ۱۸۸ صـ۲۱۷)

کہ تم میں سے اس شخص کی خوابیں زیادہ سچی ہوں گی جو بات کرنے پر زیادہ سچا ہو گا۔"

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ فاسق اور فاجر بلکہ کافر لوگوں کو بھی سچی خواب دکھائی دے سکتی ہے لیکن بہت کم اور نہ ہونے کے برابر۔ کیونکہ وہ جھوٹ سے پرہیز نہیں کرتے۔ لیکن جو لوگ سچائی پر قائم ہوتے ہیں اور پھر خدا تعالیٰ کی رضا کے ہر آن طالب رہتے ہیں اور اس کی راہ میں وفاداری سے گامزن ہوتے ہیں، تو ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے خاص طور پر رؤیائے صادقہ سے مشرف کیا جاتا ہے۔

امام ابن تیمیہؒ اپنی معرکۃ الآراء "کتاب النبوات" کے صـ۲۶۷ (مطبوعہ مصر ۱۳۴۶ھ) پر فرماتے ہیں:-

"انّ اللّٰہ تعالیٰ یخصّ
بعض عبادہٖ باجابۃ
دعاءہٖ اکثر من بعضٍ
ویخصّ بعضھم بما یریہ
من المبشّرات"

یعنی خدا تعالیٰ کبھی بعض اپنے بندوں کو مخصوص کر لیتا ہے کہ ان کی دعاؤں کو دوسروں کی نسبت زیادہ قبول کرے اور بعض کو مخصوص کر لیتا ہے کہ انہیں مبشرات سے نوازے۔"

معلوم ہوا کہ مبشرات بالفاظ دیگر رؤیائے صادقہ سے مومنوں کو خاص طور پر مشرف کیا جاتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کہ کبھی کبھار خدا تعالیٰ کافر کی دعا کو بھی قبول کر لیتا ہے لیکن اکثر دعاؤں کی قبولیت کا شرف مومن مخلص کو ہی حاصل ہوتا ہے۔

خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے:-

الا انّ اولیاء اللّٰہ لا خوفٌ
علیھم ولا ھم یحزنون
الّذین آمنوا وکانوا
یتّقون لھم البشریٰ
فی الحیٰوۃ الدّنیا و
فی الآخرۃ۔

(سورۃ یونس آیۃ ۶۴)

کہ خدا تعالیٰ کے اولیاء کو کوئی خوف اور حزن لاحق نہیں ہوتا کیونکہ انہیں حقیقی ایمان اور تقویٰ حاصل ہو چکا ہوتا ہے۔ ان کے لئے اس دنیا میں بھی بشریٰ ہے اور آخرت میں بھی۔"

اس کی آسان مثال یہ ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس ایک دو پیسے ہوں تو اسے دولتمند نہیں کہا جائے گا۔ دولتمند اسی کو کہا جائے گا جس کے پاس کافی رقم موجود ہو حتیٰ کہ عام محاورہ میں اسے "دولت" کہا جا سکے۔

(باقی)

اعلانِ نکاح

میرے چھوٹے بھائی سید عبد اللطیف (حال مقیم انگلستان) ابن سید محمد فاضل شاہ صاحب کا نکاح ہمراہ محمودہ خانم صاحبہ بنت شیخ محمد لطیف صاحب آف کوئٹہ بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے احمدیہ ہال کراچی میں مورخہ ۲ اپریل ۱۹۶۵ء بروز جمعہ پڑھا۔

بزرگانِ سلسلہ و دیگر احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے باعثِ برکت بنائے۔ نیز یہ نکاح ہر دو خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو۔

سید محمد یوسف شاہ
سیکرٹری رشتہ ناطہ جماعت احمدیہ کراچی

یومِ مسیح موعودؑ کی تقریب پر
مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

کراچی

جماعت احمدیہ کراچی نے جلسہ مسیح موعودؑ مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۶۵ء بروز ہفتہ بوقت بعد از نماز مغرب احمدیہ ہال میں منعقد کیا۔ جلسے کی صدارت مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے فرمائی۔

قرآن مجید کی تلاوت سے جو مکرم عبدالرشید صاحب سماٹری نے کی جلسہ کی کارروائی شروع کی گئی۔ اس کے بعد مکرم ظفر اللہ خاں صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ پھر چوہدری اللہ داد خاں صاحب نے تقریر فرمائی۔

اس کے بعد مکرم مولانا عبدالمالک خاں صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کی علامات بیان فرمائیں۔ اور وضاحت سے ثابت کیا کہ ان علامات کے مصداق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ آپ کی تقریر کے بعد دعا ہوئی۔ اور اس مبارک تقریب کا اختتام ہوا۔

صغیر احمد
سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ کراچی

پشاور

مورخہ ۴ر اپریل ۱۹۶۵ء بعد از نماز عصر بوقت ۴½ بجے شام مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں زیر صدارت مکرم جناب شمس الدین خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔

جلسے کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے جو محمد مولانا چراغ دین صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ اس کے بعد مکرم مرزا نثار احمد صاحب فاروقی نے نظم پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد خاکسار نے ایک مختصر تقریر کی جس میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کرنے کے بعد بیعت کے الفاظ پڑھ کر سنائے اور اس کی حقیقت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات سنائے۔

اس کے بعد مکرم شمس الدین صاحب اسلم قائد خدام الاحمدیہ پشاور نے ایک اقتباس پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرم مولوی محمد اجمل صاحب اور مولانا چراغ الدین صاحب مربیان سلسلہ نے تقاریر فرمائیں۔ جن کے بعد مکرم جناب شمس الدین خاں صاحب صدر جلسہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حقیقی مقام بیان کرنے کے بعد احباب کو توجہ دلائی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کریں۔ دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار محمد الطاف
سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ پشاور

لاہور

جلسہ یوم مسیح موعود مورخہ ۴ر اپریل ۱۹۶۵ء بروز اتوار بمقام مسجد دارالذکر زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب منعقد ہوا۔

تلاوت خواجہ محمد اکرم صاحب نے فرمائی۔ اور صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ اور اس کے بعد کریم اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد مولانا شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق تقریر فرمائی۔

اس کے بعد مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت مسلمانوں کی زبوں حالی اور حضورؑ کے اسلام کی تائید میں نشانات اور کارنامے بیان کئے۔

اس کے بعد مولوی مبارک احمد صاحب جمیل مربی سلسلہ نے تقریر کی جس میں معجزہ کی حقیقت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزات خصوصاً حضورؑ کا علمی معجزہ پیش کیا۔

بعد ازاں کریم اللہ صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے تقریر کی۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے ایک ایمان افروز تقریر فرمائی۔ دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ۔ لاہور)

لجنہ اماء اللہ لاہور

۴ر اپریل ۱۹۶۵ء بروز اتوار لجنہ اماء اللہ لاہور کے زیر اہتمام جلسہ "یوم مسیح موعودؑ" منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم فضیلت بیگم صاحبہ نے کی اور کلام محمود سے نظم صالحہ درد صاحبہ نے خوش الحانی سے پڑھی۔ پھر عزیزہ حبیبہ بیگم صاحبہ نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مضمون سنایا۔ ان کے بعد نسیم سعید صاحبہ ایم۔اے۔بی ٹی نے "نبوت حضرت مسیح موعودؑ" کے زیر عنوان تقریر فرمائی۔

پھر عزیزہ خورشید صاحبہ نے "صداقت حضرت مسیح موعودؑ از روئے قرآن" کے موضوع پر تقریر کی۔

بعدہٗ عزیزہ زکیہ صاحبہ ماڈل ٹاؤن نے "سیرت طیبہ" (تقریر حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ) میں سے اقتباسات سنائے۔ ان کے بعد فرحت جبیں صاحبہ نے نظم پڑھی۔ بیگم میر مشتاق صاحب نے "حضرت مسیح موعودؑ کے کارنامے" کے عنوان سے مضمون پڑھا۔ امتہ الحی صاحبہ نے ایک پنجابی نظم خوش الحانی سے سنائی۔

بعد ازاں شاکرہ بیگم صاحبہ نے صداقت حضرت مسیح موعود پر مضمون پڑھا ان کے بعد تین چھوٹی بچیوں نے نظمیں پڑھیں اور دعا پر جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

احمدی بیگم
سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ۔ لاہور

راولپنڈی

۴ر اپریل ۱۹۶۵ء بعد نماز مغرب مسجد نور میں جماعت احمدیہ راولپنڈی کا جلسہ بسلسلہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ اجلاس کی کارروائی ۷ بجے شروع ہو کر ۹½ بجے رات تک جاری رہی۔ احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔

تلاوت قرآن مجید مکرم امین الدین صاحب نے کی۔

نظم مکرم رشید احمد صاحب بھٹی نے پڑھی۔

"حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسولؐ" کے موضوع پر مکرم میاں محمود احمد صاحب نے۔ "صداقت حضرت مسیح موعودؑ" پر خاکسار مبارک احمد نے۔ "ذکر حبیب" پر مکرم مولوی عطاء محمد صاحب اور مکرم میاں اللہ بخش صاحب نے۔ "کسر صلیب" پر مکرم مرزا عبدالحق صاحب نے۔ اور "حضرت مسیح موعودؑ کے کارنامے" پر مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ نے تقریریں کیں۔

آخر میں صدر اجلاس مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت نے حاضرین کو خدمت دین کے سلسلے میں ہر طرح کی قربانی کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔ جو مکرم چوہدری علی اکبر صاحب نائب ناظر تعلیم نے کروائی۔ (خاکسار مبارک احمد)

جیکب آباد

مورخہ ۴ر اپریل ۱۹۶۵ء بوقت سات بجے شام تا ۹ بجے شام مجلس خدام الاحمدیہ جیکب آباد کے زیر اہتمام یوم مسیح موعودؑ کے سلسلہ میں ایک جلسہ نام مسجد احمدیہ جیکب آباد میں منعقد ہوا۔ مقامی دوستوں کے علاوہ جماعت ہائے احمدیہ سکھر، روہڑی اور شکارپور کے احباب بھی شامل ہوئے۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کہ مکرم عبدالماجد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ جیکب آباد نے کی۔ بعد ازاں مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب میں سے اقتباسات حاضرین کو سنائے۔

بعد ازاں شیخ عبدالماجد صاحب قائد مجلس نے "سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے چند نمایاں پہلو" کے زیر عنوان تقریر کی۔

اس کے بعد مکرم ارشاد احمد صاحب شکیب نے "حضرت مسیح موعودؑ کا رسول پاکؐ سے عشق" کے عنوان پر تقریر کی۔

آخری تقریر محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت کوئٹہ نے بعنوان "حضرت مسیح موعودؑ کا جدید علم کلام" فرمائی۔

آخر میں صاحب صدر مکرم امیر صاحب خیرپور ڈویژن نے اختتامی خطاب فرمایا۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

ملک ناصر احمد
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ۔ جیکب آباد

کتب برائے غریب طلباء

جملہ قائدین و زعماء کو معلوم ہے کہ آجکل طلباء کے امتحانات ہو کر نتائج نکل رہے ہیں اس لئے طلباء میں یہ تحریک کی جائے کہ پاس ہونے والے ذی استطاعت طلباء اپنی سابقہ جماعتوں کی کتب نادار طلباء کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کو عطیہ دیں۔ پھر یہ کتب نادار اور مستحق طلباء میں تقسیم فرما کر ان کی امداد کی جائے۔

امید ہے کہ جملہ قائدین اس ضروری کام کی طرف توجہ فرمائیں گے اور پھر اپنی مساعی سے خاکسار کو بھی مطلع فرمائیں گے۔

(ناظم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے!

وصایا

نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان)

نمبر ۱۳۵۴۶:- میں عظیم النساء بیگم زوجہ مرزا عزیز بیگ صاحب

قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدراس۔ ڈاک خانہ مدراس ضلع مدراس صوبہ مدراس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴-۱۱-۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر -/۵۰۰ روپیہ ہے جو میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ زیور کوئی نہیں ہے۔ میں اپنے مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ماہوار آمد کوئی نہیں ہے۔ الامۃ عظیم النساء موصیہ (دستخط) بخط اردو

گواہ شد۔ مرزا عبدالعزیز بیگ شوہر موصیہ، مرکیلے مرچنٹ مدراس نمبر ۱ دستخط بخط اردو۔

گواہ شد۔ محمد کریم اللہ نوجوان ایڈیٹر آزاد نوجوان نمبر ۱۳ لائیڈس روڈ مدراس ۱۴ دستخط بخط انگریزی ۶۴-۱۱-۳۰

نمبر ۱۳۵۴۷:- میں محمود غوری ولد محمد یوسف صاحب

غوری قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاک خانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴-۱۱-۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے میری منقولہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

۱- ریڈیو سیٹ قیمت -/۳۸۰ روپیہ (۲) الماری چوبی -/۱۵۰ روپیہ (۳) گھڑی -/۱۲۵ روپیہ (۴) نقد -/۱۵۹۰ روپیہ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میں اس وقت سرکاری ملازم ہوں جس سے مجھے -/۱۲۵ روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد محمود غوری موصی۔ دستخط بخط اردو۔ گواہ شد سیٹھ محمد عبداللطیف ولد سیٹھ محمد عبدالحی صاحب حسن منزل یادگیر (دستخط) بخط انگریزی۔ گواہ شد۔ محمد بشیرالدین ولد قاری محمد عثمان حسن منزل یادگیر ۶۴-۱۱-۴

نمبر ۱۳۵۴۸:- میں رسول بی بیوہ محمد یعقوب صاحب

ڈونڈولی مرحوم قوم شیخ پیشہ صنعت و حرفت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت تقریباً ۱۹۲۴ء ساکن یادگیر ڈاک خانہ یادگیر ضلع گلبرگہ۔ صوبہ میسور اسٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت بشکل زیور طلائی (جوڑی) ۱/۲ تولہ ہے مالیتی -/۶۵ روپے ہے اور ماہوار آمد اجرت بیڑی سازی صرف -/۱۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد یا آمد نہیں ہے لہذا میں اپنی آمد موجودہ و آئندہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور میری وفات پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا رسول بی

گواہ شد رحمت اللہ غوری حسن منزل یادگیر۔ گواہ شد محمد امام غوری کاتب

نمبر ۱۳۵۴۹:- میں زہرا بیگم بیوہ قاری محمد عثمان

صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ساکن یادگیر۔ ڈاک خانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴-۱۱-۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد حسب ذیل ہے

۱- ایک عدد چھلا طلائی ۱/۲ تولہ قیمت اندازاً -/۶۵ روپے اور (۲) نتھ طلائی قیمت اندازاً -/۵۰ روپے میں اپنی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ بصورت وظیفہ ماہوار -/۱۰ روپیہ ملتا ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میری وفات کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا زہرا بیگم موصیہ۔ گواہ شد بشیرالدین احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر دستخط انگریزی۔ گواہ شد مولوی محمد امام غوری ولد محمد یوسف غوری صاحب یادگیر (دستخط) بخط اردو۔

نمبر ۱۳۵۵۱:- میں محمد عبدالرحمٰن قریشی بی۔ اے ولد محمد عبدالکریم

صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت خانگی عمر ۵۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن تیماپور ڈاک خانہ تیماپور ضلع گلبرگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴-۱۱-۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد میں ایک مکان موقوعہ تیماپور ہے۔ ۵ کمرے ہیں اور ایک دالان اور صحن ہے۔ یہ مکان دو بھائیوں کے درمیان مشترکہ ہے بعد تصفیہ میرے حصہ میں جس قدر حصہ آئے گا میں اپنے حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اس کے علاوہ مجھے ماہوار بصورت خانگی ملازمت مبلغ -/۱۳۰ روپے ملتے ہیں میں اپنی موجودہ جائداد اور آئندہ آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں نیز میری وفات کے وقت میری جو جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد محمد عبدالرحمٰن قریشی (دستخط) اردو۔

گواہ شد۔ بشیرالدین احمد ولد قاری محمد عثمان صاحب مرحوم یادگیر قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ دستخط بخط اردو۔ گواہ شد۔ مولوی شریف احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم یادگیر (دستخط) بخط اردو

نمبر ۱۳۵۶۰:- میں عبدالحمید گلبرگی ولد محمد غالب صاحب

قوم احمدی عمر ۹۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن یادگیر۔ ڈاک خانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ میسور، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴-۱۱-۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

ایک مکان رہائشی موقوعہ محلہ احمدیہ جس کا رقبہ اندازاً ۷۵۰ مربع فٹ ہے اور اس میں ۵ کمرے اور ایک دالان ہے میری ملکیت ہے۔ اس کی موجودہ قیمت -/۱۰۰۰ روپے ہے اور کوئی جائداد نہیں۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرا گزارہ جیب خرچ پر ہے جو ماہوار پانچ روپے ملتا ہے میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد محمد عبدالحمید گلبرگی موصی (دستخط) بخط اردو۔

گواہ شد محمد عبدالکریم ولد حکیم اللہ داد شکری (دستخط) بخط اردو۔ گواہ شد۔ بشیرالدین احمد ولد قاری محمد عثمان صاحب مرحوم (دستخط) بخط انگریزی ۶۴-۱۱-۲

نمبر ۱۳۵۶۶:- میں غلام محی الدین ولد محمد اکبر صاحب قوم

احمدی پیشہ ملازمت خانگی عمر ۱۵ سال تاریخ ۱۹۳۸ء ساکن تیماپور حال گلبرگہ ڈاک خانہ گلبرگہ ضلع گلبرگہ صوبہ میسور اسٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴-۱۱-۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے ۱- ایک قطعہ مکان موقوعہ قصبہ تیماپور ضلع محبوب نگر والیتی -/۱۵۰۰ روپے اس مکان کا رقبہ اندازاً ۱۲۷۷ مربع فٹ ہے اس میں ۴ کمرے ۲ دالان ایک دیوان خانہ ہے (۲) اثاثۃ البیت قیمت اندازاً -/۲۰۰ روپے میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس وقت میرا گزارہ ماہوار تنخواہ پر ہے جو بصورت ملازمت خانگی مجھے ماہوار -/۱۳۰ روپے ملتی ہے۔ میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد غلام محی الدین احمدی موصی (دستخط) بخط اردو۔ گواہ شد۔ محمد الیاس ولد شیخ حسن صاحب احمدی یادگیر میسور۔ (دستخط) بخط اردو۔ گواہ شد محمد عبداللطیف ولد سیٹھ عبدالحی صاحب یادگیر میسور۔ (دستخط) بخط انگریزی۔ ۶۴-۱۱-۲۔

نمبر ۱۳۵۶۷:- میں محمد ذکریا عرف انو میاں ولد مولوی

محمد اسماعیل صاحب وکیل قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر۔ ڈاک خانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ میسور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴-۱۱-۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

۱- ایک گھڑی قیمت اندازاً -/۱۲۰ روپے

۲- الاؤنس ماہوار -/۵۰ روپیہ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد محمد ذکریا عرف انو میاں موصی گواہ شد۔ محمد الیاس ولد حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی یادگیر۔ گواہ شد عبداللطیف ولد سیٹھ عبدالحی صاحب مرحوم یادگیر

دعائے مغفرت

میری والدہ صاحبہ اہلیہ فضل کریم صاحب بانی ٹیلہ سیالکوٹ ۲۸ مارچ ۱۹۶۵ء ساڑھے بارہ بجے شب لاہور میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صحابیہ تھیں دعاگو نماز کی سختی سے پابند، مہمان نواز اور خلیق خاتون تھیں۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس نے بعد نماز مغرب نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد قطعہ خاص صحابہ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والدہ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ...

ڈاڑھی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

اُمراء اور صدر صاحبان نگرانی کریں

نظارت ہذا کا ایک مختصر نوٹ ڈاڑھی سے متعلق ۲۱ر مارچ کے الفضل میں شایع ہو چکا ہے۔ اس نوٹ میں یہ حدیث بھی دی گئی ہے۔

"قصّوا الشوارب واعفوا اللّحیٰ"۔

اس حدیث کی ایک نہایت لطیف تشریح سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک قادیان میں مجلس علم و عرفان میں فرمائی تھی۔ اگر ہمارے وہ احباب جو ڈاڑھی نہیں رکھتے۔ حضور کی اس لطیف تشریح کی طرف توجہ دیں۔ تو پوری ڈاڑھی رکھیں۔ اور کم از کم مونچھوں سے بڑی رکھیں۔

حضور کی لطیف تشریح یہ تھی۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں جو لفظ شوارب ہے۔ یہ "شاربۃ" کی جمع ہے اور "شاربۃ" وہ بال ہیں۔ جو پانی پیتے وقت پانی میں پڑ جاتے ہیں۔ پس شوارب کے معنی ہوئے وہ بال جو پانی میں پڑنے والے ہوتے ہیں۔ آنحضرتؐ کا ارشاد ہے۔ کہ جو بال پانی میں پڑتے ہوں اُن کو کٹواؤ اور ڈاڑھی کو بڑھاؤ۔

اس حدیث سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا یہ استنباط تھا۔ کہ اس سے ثابت ہے کہ شوارب کی نسبت ڈاڑھی بڑی ہونی چاہیئے۔ یہ ایک لطیف استدلال ہے۔ احباب کو اس کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان کو نگرانی کرنی چاہیئے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

شکریۂ احباب

۱۔ میرے بچے عزیز زین العابدین صاحب کی وفات پر دوستوں اور عزیزوں اور بزرگوں کے تعزیت کے خط موصول ہوئے ہیں۔ فرداً فرداً ان کا جواب دینا مشکل ہے۔ لہٰذا ان سب بزرگوں کا ممنون و مشکور ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

(عبد الحق قادیانی درویش معاون ناظر اعلیٰ قادیان)

۲۔ میری ہمشیرہ عزیزہ بشریٰ حبیب بنت ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب آف گکھڑ حال ربوہ کی وفات پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دوسرے بہن بھائیوں نے گھر آکر اور خطوط کے ذریعہ ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ نیز محلہ دار الصدر غربی (ب) کے خدام نے تجہیز و تکفین میں ہماری مدد فرمائی۔ میں ان سب کا ممنون ہوں۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

(خاکسار۔ محمد شریف خان ایم ایس سی لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

۳۔ میرے داماد عزیزم محمد یحییٰ صاحب خلف محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی مرحوم یکم اپریل کو بس کے حادثہ میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور تین چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچوں کا حافظ و ناصر ہو اور مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے آمین۔

جن دوستوں نے فرداً فرداً مجھ سے اظہار غم کیا ہے میں ان کا اخبار کے ذریعہ تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (محمد یامین تاجر کتب۔ ربوہ ضلع جھنگ)

۴۔ برادرم مصلح الدین صاحب سعدی کی اچانک اور المناک وفات پر بیشمار خطوط تعزیت اور ہمدردی کے میری ہمشیرہ محمودہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مرحوم و مغفور) کے نام موصول ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ جن کا فرداً فرداً جواب ممکن نہیں۔ الفضل کے ذریعے تمام بھائیوں بہنوں اور بزرگوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بھائیوں اور بہنوں اور بزرگوں سے ملتجی ہیں کہ مرحوم و مغفور کے لئے بلندی درجات و مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ اور یہ کہ پسماندگان کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور اُن کا خود کفیل ہو اور حامی و ناصر ہو۔

(احقر اقبال عفی عنہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

● **پی ایم اے لانگ کورس:۔** شرائط:۔ ایف اے۔ ایف ایس سی۔ عمر ۳۰-۴-۶۵ کو ۱۷ تا ۲۲۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں ۳۰-۴-۶۵ تک بنام ایڈجوٹنٹ جنرلز برانچ۔ پی۔ اے ڈائرکٹریٹ۔ پی اے ۳ (اے) جی ایچ کیو۔ راولپنڈی۔ (پ۔ ٹ ۲۸-۳-۶۵)

● **سرکاری وظیفہ پر انجنیرنگ کی تعلیم کمیشن آرمی:۔** شرائط:۔ ایف ایس سی سیکنڈ ڈویژن۔ عمر ۱-۹-۶۵ کو ۱۶ تا ۲۱ سال مئی جون کے امتحان میں شامل ہونیوالے بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ درخواستیں ۳۰-۴-۶۵ تک بنام پی۔ اے ڈائرکٹریٹ جی ایچ کیو۔ راولپنڈی۔ مجوزہ فارم دفتر کالج یا دفتر بھرتی سے۔ (پ۔ ٹ ۳۰-۳-۶۵)

● **انجنیرنگ ڈگری کے ذریعے نیوی میں کمشن:۔** شرائط:۔ انجنیرنگ ڈگری۔ عمر ۱-۵-۶۵ کو ۲۳½ تک۔ درخواستیں نیوی ہیڈکوارٹرس کراچی میں ۱۵-۴-۶۵ تک۔ فارم دفتر کالج یا دفتر بھرتی سے۔ (پ۔ ٹ ۳۰-۳-۶۵)

● **ٹریننگ سٹیشن ماسٹر گروپ:۔** اسامیاں ۲۱۰۔ ٹریننگ ۹ ماہ۔ الاؤنس ٹریننگ ۵۰/- روپے ماہوار۔ بطور ریگولر تقرری پر تنخواہ ۱۱۵-۱۷۵۔ بطور ایس ایم ۱۷۵-۱۰-۲۱۵-۱۵-۳۵۱۔ شرائط:۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ عمر ۱-۵-۶۵ کو ۱۸ تا ۲۴۔ درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی ایک روپیہ میں ۱۵-۴-۶۵ تک بنام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ۔ (پ۔ ٹ ۴-۳-۶۵)

● **بھرتی کلارکس کلاس تھرڈ (ریلوے)** اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے اسامیاں ۲۹۔ تحریری ٹسٹ۔ مضامین (۱) سادہ حساب۔ (۲) خوشخطی۔ (۳) پریسی۔ انگریزی مضمون و خطوط نویسی۔ (۴) جنرل نالج۔ شرائط:۔ انٹرمیڈیٹ۔ عمر ۱-۵-۶۵ کو ۱۸ تا ۲۵۔ تنخواہ ۱۲۵-۵-۱۵۵-۶-[illegible]-۲۲۵ الاؤنسز علاوہ۔ درخواستیں ۱-۵-۶۵ تک بنام فائینینشل ایڈوائزر اینڈ چیف اکاؤنٹس آفیسر ایڈمنسٹریشن سیکشن۔ ہیڈکوارٹرس آفس۔ پاکستان ویسٹرن ریلوے ایمپرس روڈ لاہور۔ (پ۔ ٹ ۵-۴-۶۵)

● **داخلہ پاکستان ایرفورس پبلک سکول سرگودہا** ساہیوال پری کیڈٹ داخلہ۔ تحریری امتحان ۹-۵-۶۵ کو کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی سرگودہا۔ کوئٹہ۔ ملتان کینٹ۔ حیدرآباد و پشاور کینٹ میں۔ فیس بنا بر آمد سرپرست۔ تین ہزار سے کم آمد کی صورت میں فیس ندارد۔ شرائط:۔ عمر ۱-۵-۶۵ کو ۱۱ تا ۱۲½۔ چھٹی کلاس یا تھرڈ سٹینڈرڈ پاس۔ درخواستیں ۲۴-۴-۶۵ تک۔ (پ۔ ٹ ۵-۴-۶۵)

● **فزیکل فٹنس آفیسرس پاکستان ایرفورس** جنرل ڈیوٹیز (ایڈمنسٹریشن برانچ) بعد ٹریننگ چھ ماہ شارٹ سروس کمشن تنخواہ دوران ٹریننگ ۱۷۰/-۔ کمشن بطور پائیلٹ آفیسر ملنے پر ۵۰۰/- ماہوار۔ کٹ الاؤنس ۵۰/-۔ انٹرویو ۳۰-۴-۶۵ تک کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ کوئٹہ میں۔ شرائط:۔ گریجوایٹ سینئر ڈپلومہ۔ عمر ۱۵-۴-۶۵ کو ۲۱ تا ۳۰۔ (پ۔ ٹ ۵-۴-۶۵)

● **ڈرافٹس مین۔ لینڈ اینڈ واٹر ڈویلپمنٹ بورڈ:۔** ڈائرکٹریٹ آف سکارپ ۶۔ ۲ لٹن روڈ۔ لاہور۔ تنخواہ:۔ ۱۲۵-۱۰-۲۱۵-۱۵-۳۵۰۔ شرائط:۔ میٹرک۔ ڈرافٹس مین یا اوورسیر کلاس پاس۔ عمر ۱۸ تا ۲۵۔ درخواستیں ۱۹-۴-۶۵ تک بنام پراجیکٹ ڈائرکٹر (پ۔ ٹ ۵-۴-۶۵)

● **لائبریری سائنس سرٹیفکیٹ کورس:۔**

ششماہی کورس۔ مئی تا اکتوبر۔ ایوننگ کلاسز فیس ۱۰۰/-

شرط:۔ انڈر گریجوایٹ۔ درخواستیں ۱۸-۴-۶۵ تک بنام سیکرٹری P.L.A۔ ہیلی کالج آف کامرس۔ لاہور۔ (پ۔ ٹ ۷-۴-۶۵)

● **داخلہ کیڈٹ کالج حسن ابدال:۔** مستحقین کے لئے وظائف۔ داخلہ فرسٹ ایر (پری انجنیرنگ) انٹرمیڈیٹ کورس داخلہ ۲۹-۵-۶۵ انٹرویو راولپنڈی۔ لاہور۔ پشاور۔ شرائط:۔ عمر ۱۶ تا ۱۷۔ فارم ایک روپیہ کا منی آرڈر بھیج کر دفتر کالج سے۔ درخواستیں ۲۲-۴-۶۵ تک بنام پرنسپل۔ (پ۔ ٹ ۷-۴-۶۵)

(ناظر تعلیم)

قرآنِ کریم کے نزدیک نیکی وہی ہے جو مطابق حالات ہو

اگر حالات کے مطابق کوئی عمل نہ ہو تو وہ عمل صالح نہیں کہلائے گا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اعمال صالح کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم کی متعدد آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایمان صالح کو لازمی قرار دیا ہے۔ لیکن یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارے ہاں جن باتوں کو نیک عمل کہتے ہیں یا انگریزی میں جنہیں گڈ ایکشنز (Good actions) سمجھتے ہیں۔ قرآن کریم انہیں عمل صالح قرار نہیں دیتا۔ سارے قرآن میں شاذ و نادر کے طور پر شاید ہی کسی ایک مقام پر نیک عمل کے لئے خیر کا لفظ استعمال ہوا ہو تو ہوا ہو ورنہ قرآن کریم ہمیشہ عمل صالح کا لفظ استعمال کرتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن کریم کے نزدیک نیکی وہی ہے جو مطابق حالات ہو۔ اگر حالات کے مطابق کوئی عمل نہ ہو تو وہ صالح نہیں کہلائے گا۔ مثلاً اگر لوگوں سے دریافت کیا جائے کہ نیک عمل کون سے ہیں تو وہ کہیں گے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور جہاد وغیرہ حالانکہ قرآن کریم سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ بعض نمازیں بری ہوتی ہیں، اسی طرح روزے اور بعض صدقہ و خیرات انسان کو ثواب پہنچانے کی بجائے اسے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنا دیتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ خالی نماز نیک عمل نہیں۔ اگر خالی نماز، نیک عمل ہوتا تو فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ کیوں آتا اور کیوں اللہ تعالیٰ فرماتا کہ بعض نمازیں پڑھنے والے جو ریاء کے لئے پڑھتے ہیں، جو اس لئے پڑھتے ہیں کہ لوگ کہیں یہ بڑے بزرگ ہیں، یہ بڑے زاہد اور عابد ہیں، ان پر ہماری لعنت ہوتی ہے۔ اسی طرح بعض روزے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا انسان کو مورد بنا دیتے ہیں۔ مثلاً انسان عید کے دن روزہ رکھے تو وہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے شیطان بن جائے گا۔ یا حج ہے۔ اگر انسان ایسی حالت میں کرے جب اس میں حج کی شرائط نہ پائی جاتی ہوں یا زکوٰۃ ایسی حالت میں دے جب کہ زکوٰۃ اس پر فرض نہ ہو تو یہ اعمال صالح نہیں کہلا سکتے۔ عمل صالح وہی عمل ہے جو مطابق حالات اور موقع کے مناسب ہو۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے بار بار قرآن کریم میں ایمان کے ساتھ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کا ذکر کیا ہے۔ لوگ غلطی سے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ نماز نجات دلائے گی یا روزہ نجات دلائے گا یا حج نجات دلائے گا یا زکوٰۃ نجات دلائے گی حالانکہ نماز وہ نجات دلا سکتی ہے جو نماز پڑھنے کے موقع پر پڑھی جائے۔ اگر کسی وقت کفار سے جہاد ہو رہا ہو، لڑائی لڑی جا رہی ہو، مسلمان مارے جا رہے ہوں، کفار بڑھتے چلے آ رہے ہوں اور کوئی شخص مصلّٰے بچھا کر نماز پڑھنے لگ جائے تو ہم کہیں گے اس کی نماز کوئی نماز نہیں۔ اس وقت جہاد کا کام کرنے کا وقت تھا مصلّٰے پر بیٹھ کر تسبیح پھیرنے کا وقت نہیں تھا اسی طرح اگر کوئی شخص نماز کے وقت نماز نہ پڑھے اور کہے کہ میں جہاد کے لئے چلا ہوں۔ تو ہم کہیں گے کہ وہ نماز سے بچنے کا بہانہ تلاش کر رہا ہے۔ غرض اپنی ذات میں نہ نماز نجات دلا سکتی ہے، نہ روزہ، نہ زکوٰۃ، نہ حج، نہ جہاد بلکہ جو نیک کام بھی موقع اور محل کے مطابق ہو وہی انسان کے کام آتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم ص۴۹۵)

اعلان نکاح

عزیزہ انیسہ بیگم دختر مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ (ربوہ) کا نکاح ہمراہ عزیز بشیر الدین صاحب طاہر بی ایس سی، پسر مکرم خیر الدین صاحب مرحوم سابق ناظر تعلیم و تربیت قادیان بعوض پانچ ہزار روپے حق مہر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز جمعہ مورخہ ۹/۴/۶۵ کو پڑھا۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے باعث برکت بنا دے۔ آمین

(میجر ابو الخیر باجوہ)

روس کے کامیاب دورے سے واپسی پر

لاہور میں صدر ایوب کا شاندار استقبال

فضا فخر ایشیا زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی

لاہور ۱۲ر اپریل۔ کل دوپہر صدر ایوب روس کے آٹھ روزہ کامیاب دورے سے لاہور واپس پہنچے تو ان کا انتہائی پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ ہوائی اڈہ پر ہزاروں افراد صدر کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ جونہی صدر ایوب طیارے سے باہر آئے لوگوں نے فخر ایشیا زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے انہیں خوش آمدید کہا۔ عوام کے جوش و خروش کا یہ عالم تھا کہ ہوائی اڈہ پر تمام حفاظتی انتظامات درہم برہم ہو گئے اور لوگوں نے آگے بڑھ کر صدر ایوب کو پھولوں کے ہاروں سے لاد دیا۔ صدر ایوب کا طیارہ ایک بج کر ۲۲ منٹ پر لاہور پہنچا۔ جب صدر طیارے سے اترے تو سب سے پہلے تو گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان اور تینوں افواج کے اعلیٰ افسروں نے ان کا استقبال کیا۔ اس وقت فوجی بینڈ پاکستان کا ترانہ بجا رہا تھا۔ صدر محمد ایوب خان کے بعد جب وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو طیارہ سے باہر آئے تو عوام نے ان کا بھی پرجوش نعروں سے استقبال کیا۔

صدر محمد ایوب خان نے اعلان کیا ہے کہ ان کا دورۂ روس انتہائی کامیاب رہا ہے اور اس کے دور رس نتائج برآمد ہوں گے۔ صدر نے کہا پاکستان نے دنیا بھر کے ملکوں اور خاص طور پر اپنے ہمسایوں سے دوستانہ اور بہتر تعلقات کے قیام کی جو پالیسی اختیار کی ہے اس کا ہر جگہ سے مثبت جواب مل رہا ہے۔ ہماری اس کامیابی کی وجہ یہ ہے کہ بین الاقوامی تعلقات کے معاملہ میں ہمارا رویہ حقیقت پسندانہ اور مثبت ہے اور اسے پوری قوم کی حمایت حاصل ہے۔

صدر ایوب نے کل روس کے آٹھ روزہ دورہ سے واپسی پر لاہور کے ہوائی اڈہ پر ایک تحریری بیان میں کہا کہ میرا دورہ روس دور رس نتائج کا باعث بنے گا اگرچہ یہ نتائج بتدریج سامنے آئیں گے تاہم میں اپنے مشن کی کامیابی سے مطمئن ہوں۔

افسوسناک وفات

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم ملک بشیر احمد صاحب آف کراچی کی بیگم مکرمہ اختر رشیدہ ملک صاحبہ جو صوبیدار میجر شیخ معراج الدین صاحب آف ہوشیار پور حال کراچی کی صاحبزادی تھیں مورخہ ۹ر۱۰ر اپریل ۱۹۶۵ء (بروز جمعہ و ہفتہ) کی درمیانی رات بعمر قریباً ۳۶ سال وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مکرم ملک صاحب موصوف مرحومہ کا جنازہ مورخہ ۱۱ر اپریل کی صبح کو بذریعہ شاہین ایکسپریس کراچی سے پہلے لائل پور لائے اور پھر وہاں سے بذریعہ ایمبولینس کار روانہ ہو کر اسی روز ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر ربوہ پہنچے۔ جنازہ کے ربوہ پہنچنے کے ایک گھنٹہ بعد یعنی ساڑھے بارہ بجے محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور اہل ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ کراچی ملتان، لائل پور، لاہور اور راولپنڈی سے بھی احباب خاصی تعداد میں اس موقع پر ربوہ آئے اور انہوں نے بھی نماز جنازہ اور تدفین میں شرکت کی۔ نماز جنازہ کے بعد مرحومہ کی نعش کو ان کی وصیت کے بموجب بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر محترم مولانا شمس صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ بہت نیک صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار غریب پرور اور بہت مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ کی کوئی اولاد نہ تھی۔ ادارۂ الفضل اس صدمہ میں مکرم ملک صاحب موصوف اور ان کے خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام قرب عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا کرنے کے علاوہ دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔